# توبہ کی حقیقت اور اس کے فوائد!

مولانا خورشید عالم داؤد قاسمی
مون ریز ٹرسٹ اسکول، زامبیا، افریقہ

## افتتاحیہ

آدمی سے خطا ونسیان اور گناہ ومعصیت کا صدور ہوتا رہتا ہے۔ اگر کسی آدمی سے کبیرہ (بڑا) گناہ ہو جائے، تو اس کی تلافی کے لیے اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ قرآن وحدیث میں بار بار اُمتِ مسلمہ کو توبہ واستغفار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ مسلمانوں کے حق میں توبہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ آدمی سے جب بھی کوئی کبیرہ (بڑا) گناہ ہو جائے تو اسے فوراً اپنے گناہ سے سچی توبہ کرنی چاہیے، پھر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بندے کے اس گناہ کو معاف فرما دیتے ہیں اور بندہ پاک صاف ہو جاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی کیا شرطیں ہیں؟ اس کے فوائد کیا ہیں؟ سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟ اس حوالے سے چند سطور ذیل میں لکھی جا رہی ہیں۔

## توبہ کی تعریف

توبہ کا معنی عود ورجوع یعنی لوٹنا اور واپس ہونا ہے۔ جب اس لفظ کی نسبت کسی بندے کی طرف ہوتی ہے، تو اس وقت اس کا معنی اپنے گناہ وخطا کو چھوڑ دینا اور اپنے کیے ہوئے پر نادم وپشیماں ہونا ہوتا ہے۔ توبہ کی اصطلاحی تعریف کے حوالے سے علامہ آلوسیؒ (۱۸۰۲-۱۸۵۴ء) فرماتے ہیں:

’’النَّدَمُ وَالإِقْلاَعُ عَنِ الْمَعْصِيَةِ مِنْ حَيْثُ هِيَ مَعْصِيَةٌ، لا؛ لِأَنَّ فِيْهَا ضَرَرًا لِبَدَنِهٖ وَمَالِهٖ، وَالْعَزْمُ عَلَى عَدَمِ الْعَوْدِ إِلَيْهَا إِذَا قَدَرَ.‘‘ (روح المعانی، ج:۲۸،ص:۱۵۸)

ترجمہ: ’’بندہ اپنے گناہوں سے باز آجائے اور اپنے کیے ہوئے پر نادم وپشیماں ہو اور گناہ سے یہ توبہ اس وجہ سے ہو کہ وہ گناہ ہے؛ اس لیے نہ ہو کہ اس میں کوئی جانی ومالی نقصان ہے اور یہ عزم وارادہ کرے کہ حتی المقدور دوبارہ یہ گناہ نہیں کرے گا۔‘‘

## توبہ کی شرطیں

توبہ کے لیے کچھ شرطیں بھی ہیں۔ اگر توبہ کرنے والا ان شرائط کو ملحوظ خاطر رکھ کر توبہ کرتا ہے تو اُمید ہے کہ وہ توبہ اس کے لیے مفید اور نافع ہوگی۔ اگر توبہ کرنے والا ان شرائط کا لحاظ نہیں کرتا ہے، تو ممکن ہے کہ وہ توبہ مفید اور ثمر آور نہ ہو۔ توبہ کی قبولیت کے لیے کتابوں میں متعدد شرطیں مذکور ہیں، مگر اس حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو چھ شرطیں بیان کی ہیں، وہ نہایت ہی جامع ہیں اور سب کے نزدیک مسلَّم ہیں۔ وہ شرطیں یہ ہیں: ❶: اپنے گزشتہ برے عمل پر ندامت، ❷: جو فرائض و واجبات اللہ تعالیٰ کے چھوٹے ہیں، ان کی قضا، ❸: کسی کا مال وغیرہ ظلماً لیا تھا، تو اس کی واپسی، ❹: کسی کو ہاتھ یا زبان سے ستایا اور تکلیف پہنچائی تھی، تو اس سے معافی، ❺: آئندہ اس گناہ کے پاس نہ جانے کا پختہ عزم و ارادہ، ❻: اور یہ کہ جس طرح اس نے اپنے نفس کو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھا ہے، اب وہ اطاعت کرتے ہوئے دیکھ لے۔ (معارف القرآن، ج:۸، ص:۵۰۶)

**تنبیہ:** عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گناہ کے بعد توبہ کر لینے سے گناہ معاف ہوجاتا ہے، مگر یہ بات قابلِ غور ہے کہ اگر کسی نے کسی بندہ کا حق مار رکھا ہے یا کسی کا حق زور زبردستی چھین لیا ہے، تو اس صورت میں صرف توبہ اور ندامت و پشیمانی کافی نہیں ہوگی، بل کہ جس بندہ کا حق مارا گیا ہے یا چھینا گیا ہے، اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے، پھر جا کر توبہ قبول ہوگی۔ موسوعہ فقہیہ میں ہے:

> ’’توبہ بمعنی گزشتہ اعمال پر ندامت اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم و ارادہ، حقوق العباد میں سے کسی کا حق ساقط کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگی؛ چنانچہ اگر کوئی کسی کا مال چرائے یا اس کو غصب کر لے یا کسی اور طرح سے برا سلوک کرے تو محض ندامت و پشیمانی اور گناہوں سے رک جانے اور دوبارہ نہ کرنے کے عزم سے ان مسائل سے وہ بری الذمہ نہیں ہوسکتا، بلکہ حق کا ادا کرنا ضروری ہے، یہ فقہاء کے یہاں متفق علیہ مسئلہ ہے۔‘‘ (موسوعہ فقہیہ، ج:۱۴، ص:۱۵۷)

## توبہ کا شرعی حکم

جب گناہِ کبیرہ کا ارتکاب ہوجائے؛ تو اس سے توبہ کرنا فرض ہے۔ یہ واضح رہے کہ تمام کبیرہ گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص صرف بعض گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اہلِ حق کے نزدیک ان گناہوں سے اس کی توبہ درست ہے اور باقی گناہوں سے توبہ کرنا اس کے ذمے باقی رہے گا۔

توبہ کا شرعی حکم یہ ہے کہ توبہ کرنا فرض ہے۔ یہ حکم قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ علماء کرام نے توبہ کی فرضیت کی دلیل میں اس آیت کریمہ کو پیش کیا ہے:

’’وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔‘‘ (النور:۳۱)

ترجمہ: ''اور اے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو، تاکہ تمھیں فلاح نصیب ہو۔''

ایک حدیث شریف میں ہے:

''یَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا إِلَی اللهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا.'' (سنن ابن ماجہ، برقم:۱۰۸۱)

ترجمہ: ''اے لوگو! مرنے سے پہلے تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو۔''

## توبہ کب تک کی جاسکتی ہے؟

جب بندہ اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّئَاتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ''

(الشوریٰ:۲۵)

ترجمہ: ''اور وہی ہے جو اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو، اس کا پورا علم رکھتا ہے۔''

جہاں تک توبہ کی قبولیت کے وقت کی بات ہے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک توبہ قبول فرمائیں گے، جب تک کہ قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی یعنی سورج کا پچھّم سے طلوع ہونا شروع نہ ہوجائے۔ روایت میں ہے:

''مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَیْهِ.'' (صحیح مسلم، برقم:۲۷۰۳)

یعنی اللہ پاک اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرمائیں گے، جب تک اس بندے میں موت کے آثار ظاہر نہ ہوئے ہوں۔

حدیث میں ہے:

''إِنَّ اللهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ.'' (سنن ترمذی، برقم:۳۵۳۷)

ترجمہ: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول کرتا ہے؛ جب تک کہ وہ جان کنی کے عالم میں نہ ہو۔''

## گناہ سے فوراً توبہ کیجیے

آدمی سے گناہ و معصیت کا ہونا فطری بات ہے، مگر جوں ہی ہمیں احساس ہو کہ ہم نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اس کی تلافی کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں بدکار اور فاسق و فاجر شخص کی طرح گناہ سے بے اعتنائی نہیں برتنی چاہیے، گناہ کو معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیے، ہمیں مومن جیسے اوصاف اپنانے چاہئیں۔ جب ہم سے کسی گناہ کا صدور ہوجائے تو ہمیں اس گناہ کو پہاڑ جیسا بوجھ سمجھنا چاہیے اور اس سے فوراً توبہ

کرنی چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’إِنَّ الْمُؤمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ.‘‘ (صحیح بخاری، برقم: ۶۳۰۸)

ترجمہ: ’’بے شک مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے، جیسا کہ وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ڈر رہا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے، جب کہ بدکار اپنے گناہوں کو اس مکھی کی طرح دیکھتا ہے جو اس کے ناک پر سے گزر گئی۔‘‘

ہمیں پتہ نہیں کہ کب ہم اس دنیا سے رخصت ہو جائیں، اس لیے ہمیں توبہ کرنے میں کوتاہی نہیں برتنی چاہیے، بلکہ عجلت سے کام لینا چاہیے۔ توبہ کے بعد ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت ہر وقت ہماری توبہ کی منتظر ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف مسلمان بلکہ توبہ کے بعد کفار ومشرکین کو بھی معاف فرمادیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نصاریٰ کے کفر وشرک کو بیان کرنے کے بعد قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

’’اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ إِلَى اللهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.‘‘ (المائدہ: ۷۴)

ترجمہ: ’’کیا پھر بھی یہ لوگ معافی کے لیے اللہ کی طرف رجوع نہیں کریں گے اور اس سے مغفرت نہیں مانگیں گے؟ حالاں کہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔‘‘

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۸۷-۱۹۴۹ء) فرماتے ہیں:

’’یہ اسی غفور رحیم کی شان ہے کہ جب ایسے ایسے باغی اور گستاخ مجرم بھی جب شرمندہ ہوکر اور اصلاح کا عزم کرکے حاضر ہوں؛ تو ایک منٹ میں عمر بھر کے جرائم معاف فرمادیتا ہے۔‘‘ (تفسیر عثمانی)

## توبہ نصوح کیجیے

گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کے بعد ہمیں اپنے رب کے سامنے ’’توبہ نصوح‘‘ کرنی چاہیے۔ قرآن کریم میں ’’توبہ نصوح‘‘ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ توبہ نصوح کیا ہے؟ ایک روایت میں ’’توبہ نصوح‘‘ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے:

’’اَن يَنْدَمَ الْعَبْدُ عَلَى الذَّنْبِ الَّذِيْ اَصاب فيعتذر إِلَى اللهِ ثمَّ لَا يعود إِلَيْهِ كَمَا لَا يعود اللَّبن إِلَى الضَّرْعِ.‘‘ (الدر المنثور، ج: ۸، ص: ۲۲۷)

ترجمہ: ’’کہ بندہ اس گناہ پر نادم ہو جس کا اس نے ارتکاب کیا، پھر اللہ کے سامنے معذرت پیش کرے، پھر بندہ اس گناہ کی طرف نہ لوٹے، جیسا کہ دودھ تھن میں نہیں لوٹتا۔‘‘

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک توبہ نصوح یہ ہے:

’’الندم بالقلب، والاستغفار باللسان، والإقلاع بالبدن، والإضمار علی أن لا یعود.‘‘ (القاموس الفقہی لغۃً واصطلاحاً، ص:۵۰)

ترجمہ: ’’دل میں گناہ پر شرمندگی ہو، زبان سے استغفار کرے، بالکلیہ گناہ ترک کردے اور دوبارہ اسے نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔‘‘

توبہ نصوح کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو احسان فرمائیں گے، اس کا ذکر بھی اسی آیتِ کریمہ میں فرماتے ہیں جس میں توبہ نصوح کا حکم ہے:

’’یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا إِلَی اللهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّکُمْ أَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ أَیْدِیْهِمْ وَبِأَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ.‘‘ (التحریم:۸)

ترجمہ: ’’اے ایمان والو! تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو، اُمید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کردے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جس دن کہ اللہ تعالیٰ نبی کو اور جو مسلمان ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے داہنے اور ان کے سامنے دوڑتا ہوگا، یوں دعا کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارے اس نور کو اخیر تک رکھیے اور ہماری مغفرت فرمادیجیے، آپ ہر شئے پر قادر ہیں۔‘‘

## معافی اور توبہ کی ہدایت

قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

’’اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَیْهِ.‘‘ (ہود:۳)

ترجمہ: ’’اور یہ (ہدایت دیتا) کہ اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو اور پھر اس کی طرف رجوع کرو۔‘‘

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ جب بندہ سے گناہ سرزد ہوجائے تو وہ اسی حالت میں رہے۔ اللہ تعالیٰ اتنے رحیم وکریم ہیں کہ ہدایت دیتے ہیں کہ گناہ کے بعد بندے ان سے معافی مانگیں اور توبہ کرکے پاک وصاف ہوجائیں۔ مفتی محمد شفیع صاحبؒ (۱۸۹۷-۱۹۷۶ء) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ بھی ہدایت فرمائی ہے کہ وہ اپنے رب سے مغفرت اور معافی مانگا کریں اور توبہ کیا کریں۔ مغفرت کا تعلق پچھلے گناہوں سے ہے اور توبہ کا تعلق

آئندہ ان کے پاس نہ جانے کے عہد سے ہے۔ اور درحقیقت صحیح توبہ یہی ہے کہ پچھلے گناہوں پر نادم ہوکر اللہ تعالیٰ سے ان کی معافی طلب کرے اور آئندہ ان کے نہ کرنے کا پختہ عزم وارادہ کرے۔'' (معارف القرآن، ج:۴،ص:۵۸۶)

## توبہ کرکے دل کو زنگ آلود ہونے سے بچائیے

انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے، جب وہ توبہ واستغفار کرتا ہے، پھر اس کا دل صاف کردیا جاتا ہے۔ مگر کوئی شخص توبہ نہ کرے، بل کہ مستقل گناہ کرتا رہے، تو وہ نقطہ بڑھتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا دل زنگ آلود ہوجاتا ہے، پھر حق قبول کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جب بھی ہم سے کوئی گناہ ہوجائے تو ہمیں فوراً توبہ کرکے دل کو زنگ آلود ہونے سے بچانا چاہیے۔ رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''إِنَّ العَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللهُ ''كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ.'' (المطففين:۱۴) (سنن ترمذی: برقم:۳۳۳۴)

ترجمہ: ''بے شک جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے؛ تو ایک سیاہ نقطہ اس کے دل میں لگا دیا جاتا ہے، پھر جب وہ گناہ چھوڑ دیتا ہے اور استغفار وتوبہ کرتا ہے، تو اس کا دل صاف کردیا جاتا ہے۔ اور (بغیر توبہ کیے ہوئے) دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس نقطہ میں زیادتی کردی جاتی ہے، تا آں کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے۔ اسی کو ''ران'' کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ (قرآن کریم میں) بیان فرمایا ہے: ''كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ'' (ترجمہ: ''ہرگز نہیں، بلکہ جو عمل یہ کرتے رہے ہیں، اس نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔'')

## کثرت سے توبہ کرنے کا حکم

رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کو کثرت سے توبہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ ایک حدیث میں توبہ کے حوالے سے اپنے عمل کا اظہار فرمارہے ہیں کہ آپ ﷺ دن بھر میں سومرتبہ توبہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی ذات مبارک گناہوں اور خطاؤں سے پاک تھی، آپ ﷺ معصوم ومغفور تھے، اس کے باوجود آپ ﷺ کثرت سے توبہ کرتے تھے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ کی امت یہ سیکھے کہ جب آپ ﷺ مغفور ومعصوم ہوکر بھی اتنی کثرت سے توبہ کرتے ہیں تو ہمیں تو اور زیادہ توبہ واستغفار کرنا چاہیے، کیوں کہ ہم سے چھوٹے بڑے بے شمار گناہ شب وروز ہوتے رہتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

''يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا إِلَى اللهِ، فَإِنِّيْ أَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ'' (صحیح مسلم،برقم:۲۷۰۲)

ترجمہ: ’’اے لوگو! خدا کے سامنے توبہ کرو، کیوں کہ میں دن بھر میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔‘‘

ایک دوسری روایت میں ہے:

’’وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً.‘‘

(صحیح بخاری، برقم: ۶۳۰۷)

ترجمہ: ’’خدا کی قسم! میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے سامنے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔‘‘

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں دن بھر میں سو مرتبہ اور دوسری میں ستر سے بھی زیادہ مرتبہ توبہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اس عدد کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ صرف سو بار یا ستر بار ہی توبہ کرتے تھے، بل کہ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کثرت سے دن رات توبہ کرتے تھے۔ اس سے اُمت کو یہ سبق ملتا ہے کہ وہ بھی کثرت سے توبہ کریں۔

## رات و دن توبہ کا انتظار

اللہ تعالیٰ اتنے سخی اور کریم ہیں کہ اپنے بندے کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ گناہوں کی گٹھڑی لے کر، کب ہمارے در پر آئے گا اور توبہ کرے۔ آپ اتنے کریم وغفور ہیں کہ آپ ہر وقت اپنے بندوں کی توبہ کا انتظار کرتے ہیں، چاہے وہ دن میں توبہ کریں یا رات میں توبہ کریں۔ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو پروردگار کو خوشی ہوتی ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوجاتے ہیں اور اپنی غفاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس بندے کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

’’إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.‘‘ (صحیح مسلم، برقم: ۲۷۵۹)

ترجمہ: ’’اللہ پاک رات میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن کے گنہگار توبہ کرلیں اور اپنا ہاتھ دن میں پھیلاتا ہے، تاکہ رات کے گنہگار توبہ کرلیں، یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہونے لگے۔‘‘

یعنی قیامت کے قریب تک اللہ پاک ایسا کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے ہاتھ کو پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی سخی وکریم ہے اور آپ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ آپ اتنے سخی ہیں کہ بکثرت گناہوں کو معاف کرتے ہیں اور گناہوں کو معاف کرکے خوش ہوتے ہیں۔

## توبہ ایک پسندیدہ عمل

توبہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایک پسندیدہ عمل ہے۔ جو شخص گناہ اور معصیت کے بعد توبہ کرتا ہے تو

اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں:

''لَوْ لَا اَنَّکُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ یَغْفِرُ لَھُمْ۔'' (صحیح مسلم، برقم: ۲۷۴۸)

ترجمہ: ''اگر تم گناہ کا ارتکاب نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائیں گے جو گناہ کا ارتکاب کرے گی، (پھر توبہ کرے گی اور) اللہ تعالیٰ انھیں معاف کر دیں گے۔''

ایک حدیث شریف میں توبہ کرنے والے کو اس شخص سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کے ذمے کوئی گناہ ہو ہی نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔'' (سنن ابن ماجۃ، برقم: ۴۲۵۰)

ترجمہ: ''گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔''

## اللہ تعالیٰ توبہ سے بے انتہا خوش ہوتے ہیں

اللہ پاک توبہ کرنے والے بندے سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس نے اپنا گم شدہ اونٹ پالیا ہو۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ مِنْ اَحَدِکُمْ سَقَطَ عَلٰی بَعِیرِہٖ وَقَدْ اَضَلَّہٗ فِي اَرْضِ فَلَاۃٍ۔'' (صحیح بخاری، برقم: ۶۳۰۹)

ترجمہ: ''اللہ پاک اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص کے مقابلے میں زیادہ خوش ہوتا ہے، جس نے اپنا اونٹ پالیا ہو، حالاں کہ اس نے اس کو ایک چٹیل میدان میں گم کر دیا تھا۔''

## اختتامیہ

اس تحریر کا اختتام ایک قرآنی آیت پر کیا جا رہا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ اگر بندہ کبائر اور بڑے گناہوں سے خود کو بچا لیتا ہے تو اس کے چھوٹے گناہوں کو رحیم وکریم مولا خود ہی معاف کر دیں گے اور اس بندے کو ایک باعزت جگہ میں داخل کریں گے، اس باعزت جگہ کا مطلب جنت ہے۔ آیتِ کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

''إِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبائِرَ ما تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ، وَنُدْخِلْکُمْ مُدْخَلًا کَرِیْماً۔'' (النساء: ۳۱)

ترجمہ: ''اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرو، جن سے تمھیں روکا گیا ہے تو تمھاری چھوٹی برائیوں کا ہم خود کفارہ کر دیں گے اور تم کو ایک باعزت جگہ داخل کریں گے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور جنت میں داخل فرمائے۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....